14102 ـ شراب كشيد كرنے كى فيكٹرى ميں ملازمت كرنا

سوال

گیمبیا کا ایك سائل دریافت کرتا ہے کہ: شراب اور دوسری نشہ آور اشیاء فروخت کرنے والے مسلمان کا کیا حکم ہے؟
اور کیا ہم اسے مسلمان کہہ سکتے ہیں کہ نہیں؟
شراب کی فیکٹری میں ملازمت کرنے والے مسلمان کا حکم کیا ہے؟
اگر اسے کوئی اور کام نہیں ملتا تو کیا اس پر ملازمت چھوڑنی واجب ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

شراب اور ہر قسم کی حرام اشیاء فروخت کرنا بہت عظیم منکر اور برائی میں شامل ہوتی ہے، اور اسی طرح شراب کی فیکٹریوں میں ملازمت کرنا بھی حرام اور منکر و برے کاموں میں سے ہے.

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور تم نیکی و بھلائی کے کاموں میں ایك دوسرے کا تعاون کرتے رہا کرو، اور گناہ و معصیت اور ظلم و زیادتی میں ایك دوسرے کا تعاون مت کرو.

اور اس میں کوئی شك و شبہ نہیں کہ شراب اور دوسری نشہ آور اشیا اور سگرٹ و تمباکو فروخت کرنا گناہ و معصیت اور ظلم و زیادتی میں معاونت ہے، اور اسی طرح شراب کشید کرنے کی فیکٹری میں ملازمت کرنا بھی گناہ و معصیت اور ظلم و زیادتی میں تعاون ہے.

حالانکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان تو یہ ہے کہ:

اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا و قمار بازی، اور درگاہیں، اور فال کے تیر پلید اور شیطانی عمل ہیں، لھذا ان سے بچ جاؤ، ہو سکتا ہے تم کامیاب ہو جاؤ، شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوے کے متعلق تمہارے مابین عداوت و دشمنی اور بغض و عناد ڈال دے، اور تمہیں اللہ تعالی کے ذکر اور نماز سے روك دے، تو کیا تم باز آنے والے ہو.

اور صحیح حدیث میں ثابت ہے کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب اور شراب نوشی کرنے والے، اور شراب پلانے والے، اور شراب کشید کرنے والے، اور شراب کشید کروانے والے، اور اسے اٹھانے والے، اور جس کی طرف اٹھا کر لے جائی جائے، اس پر، اور شراب فروخت کرنے والے اور شراب کے خریدار اور شراب کی قیمت کھانے والے پر لعنت فرمائی"

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح حدیث میں یہ بھی ثابت ہے کہ:

" اللہ تعالی کا وعدہ ہے کہ جو شخص شراب نوشی کرتے ہوئے فوت ہو اسے طینۃ الخبال میں سے پلائے گا.

صحابہ کرام نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم طینۃ الخبال کیا ہے؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جہنمیوں کا نچوڑ، یا فرمایا: جہنمیوں کا پسینہ"

اور شراب نوش کا حکم یہ ہے کہ: اہل سنت والجماعت کے ہاں شراب نوش کا حکم یہ ہے کہ یہ شخص گنہگار، اور نافرمان، اور فاسق و ناقص الایمان ہے، اور اگر توبہ کرنے سے قبل فوت ہو جائے تو روز قیامت یہ شخص اللہ تعالی کی مشیئت کے تحت ہو گا، اگر اللہ تعالی چاہے تو اسے عذاب دے اور اگر چاہے تو اسے معاف کردے.

کیونکہ فرمان باری تعالی ہے:

یقینا اللہ تعالی اپنے ساتھ کیے گئے شرک کو معاف نہیں فرماتا، اور اس کے علاوہ جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے.

یہ حکم تو اس وقت ہے جب کوئی شخص شراب کو حلال نہ سمجھتا ہو، لیکن اگر وہ شراب کو حلال قرار دے اور اسی پر فوت ہو جائے تو سب علماء کرام کے ہاں اس بنا پر وہ کافر ہو گا، نہ تو اسے غسل دیا جائے گا، اور نہ ہی اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی؛ کیونکہ وہ اس نے اس بنا پر اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی ہے.

اور اسی طرح جو شخص زنا یا لواطت و لونڈے بازی، یا سود، وغیرہ دوسری بالاتفاق حرام کردہ اشیاء کو حلال جانے اس کا حکم بھی یہی ہے، مثلا: والدین کی نافرمانی، اور قطع تعلقی، اور ناحق کسی کو قتل کرنا.

لیکن جس نے حرمت کا علم ہونے کے باوجود یہ کام کیے یا ان میں سے کوئی ایک کام کیا، اور اسے یہ بھی علم تھا

کہ اس سے گنہگار ہو گا، تو یہ شخص کافر نہیں ہو گا.

بلکہ وہ شخص فاسق ہے، اور اگر توبہ کرنے سے قبل ہی فوت ہو جائے تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد، اور یہ آخرت میں اللہ تعالی کی مشیئت کے تحت ہے چاہے تو اللہ تعالی معاف کردے اور چاہے عذاب دے، جیسا کہ شراب نوشی کرنے والے کے حکم میں بیان کیا جا چکا ہے.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے .